سوال

(73)زکوۃ کے مال سے لائبریری بنانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کیازکوۃ کی رقم کسی ایسے ادارہ یالائبریری میں دی جاسکتی ہے جہاں سے خود بھی استفادہ کرتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زکوۃ کے مصارف (جن پر زکوۃ خرچ کی جائے) قرآن کریم نے خود بھی بیان کردیئے ہیں۔ لائبریری ان میں داخل نہیں لہذازکوۃ کی رقم لائبریری پر خرچ نہیں کی جاسکتی۔ اگرچہ قرآن کریم نے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں ان میں سے ایک فی سبیل اللہ بھی ہے اوراگراسے عام رکھا جائے تودینی لائبریری بھی اس کے اندرداخل ہوسکتی ہے، صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ سبیل اللہ کالفظ عام نہیں، اس لیے اگراسے عام رکھاجائے گاتوباقی سات مصارف ذکرکرنے کی ضرورت بھی نہیں رہے گی۔

مثلافقراء، مساکین، عاملین علیہا، مؤلفۃ قلوبہم، رقاب، ابن سبیل، غارمین یہ سب فی سبیل اللہ کے لفظ میں داخل ہوجاتے ہیں۔ (غورکریں)

پھرالگ الگ ذکرکرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ صرف فی سبیل اللہ کاذکرہوتاباقی سب اس میں ازخوددا خل ہوجاتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فی سبیل اللہ سے مرادعام نہیں بلکہ خاص فی سبیل اللہ مرادہے۔ اس کے بعدیہ معلوم کرناچاہیئے کہ ''فی سبیل اللہ سے مرادکیا ہے ؟

قرآن حکیم کی اصطلاح میں جیساکہ مولاناآزادرحمۃاللہ علیہ اوردیگر محققین نے لکھا ہے '' وہ سارے کام جوبراہ راست دین وملت کی حفاظت اورتقویت کےلیے ہوں وہ فی سبیل اللہ کے کام ہیں اورچونکہ حفظ وصیانت میں امت کاسب سے ضروری کام دفاع ہے، اس لیے اس کااطلاق زیادہ تراس پرکیاجاتا ہے پھراگردفاع درپش ہواورامام وقت اس کی ضرورت محسوس کرے توزکوۃ کی مدسے مددحاصل کی جائے تواس میں خرچ کی جائے گی ورنہ دین وامت کے عام مصالح میں مثلاقرآن اوردینی علوم کی ترویج اوراشاعت میں مدارس کے اجراءقیام میں دعاۃ اورمبلغین کے قیام وترسیل، ہدایت وارشادامت کے تمام مفیدوسائل میں اسے صرف کیاجائے گااگرچہ کچھ فقہاء اورمفسرین کی جماعت فی سبیل اللہ کی مدکو اتناعام رکھاہے کہ اس میں مساجدکی تعمیرکنوؤں کی کھدائی وغیرہ کواس میں داخل کیا ہے لیکن ہم عرض کرآئے ہیں کہ اسے اتناعام رکھنا صحیح معلوم نہیں ہوتاہم اگرکوئی اسے عام رکھنے پرمصرہے توٹھیک ہے کیونکہ اہل علم کی ایک جماعت اس کی طرف گئی ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

ضمیمہ

مختلف مفسرین اوردیگر محققین کے اقوال وعبارات دیکھنے کے بعدیہ معلوم ہواہے کہ ''فی سبیل اللہ '' سے مرادجہاداورصرف قتال فی سبیل اللہ ہی کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اس

سے مراد اللہ تعالی کے دین کی اشاعت کے لیے یا دین کی مدافعت یا اللہ تعالی کے کلمہ کی بلندی کے لیے کیے گئے وہ سارے کام جہاد شمار ہوں گے ۔

لہذا ایسے تمام کاموں کو فی سبیل اللہ کا لفظ شامل ہوگا اس کے متعلق تتبع واستقراء کے بعد یہ سب شقیں داخل سمجھ میں آتی ہیں ۔ اللہ کی راہ میں لڑنا اور اس راہ میں لڑائی کے لیے جن اسباب واسلحہ یا سامان نقل وحرکت کی ضرورت ہو ان پر خرچ کرنا ، دین کی اشاعت کے لیے مبلغین بھیجنا اور ان پر خرچ کرنا ان کے لیے سفر وغیرہ کی سہولیات مہیا کرنا دین کی اشاعت کے لیے رسائل وکتب کی اشاعت ، مدارس وغیرہا کیونکہ ان اداروں میں بھی اللہ کے دین مدافعت اور اس کی تبلیغ کے لیے مجاہد تیار کیے جاتے ہیں ۔

بہر حال مذکورہ صورتیں اس لفظ میں شامل ہیں چونکہ لائبریری ان صورتوں میں سے کسی میں بھی داخل نہیں ہوتی ، لہذا یہ فی سبیل اللہ میں داخل نہیں ۔ گو کچھ علماء نے اس لفظ کو نہایت عام رکھا ہے مگر یہ اس لیے صحیح نہیں کہ اگر اللہ تعالی کی یہ منشاء ہوتی تو پھر زکوۃ کے لیے یہ آٹھ مصارف مقرر ہی نہ فرماتا بلکہ صرف فی سبیل اللہ کا لفظ ہی اس کے لیے کافی دوافی تھا یہ تمام وجوہ خیر کو شامل اور محیط ہو جاتا مگر نہیں اللہ تعالی نے آٹھ مصارف مقرر فرمائے ، لہذا ضرور فی سبیل اللہ سے کوئی خاص مد مراد ہوگا اور وہ محققین کے کہنے ک سے مطابق وہ ہے جو بیان کیا گیا ہے ۔ مزید کامل علم اللہ تعالی کو ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 399

محدث فتویٰ